ساغر صدیقی

غمِ بہار

خیالِ یار میں ہم پُر بہار رہتے ہیں
خزاں کے دن بھی ہمیں سازگار رہتے ہیں

حرفِ اوّل

پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے سے پہلے ساغر صدیقی امرتسر کے ان ہونہار نوجوانوں میں شمار ہوتا تھا جو اپنے زورِ بازو سے رزق پیدا کرتے اور اپنے خون سے گلستانِ شعر و ادب کی آبیاری کرتے تھے، مگر سیلابِ انقلاب نے اس کی زندگی کا دھارا ہی بدل دیا۔ طوفان اور زلزلوں سے صرف بستیاں ہی نہیں اُجڑتیں بسا اوقات انسانی زندگی بھی تہ و بالا ہو جاتی ہے معاشرے نے اس جوہرِ قابل کی قدر نہ کی اور وہ کشمکشِ حیات سے تنگ آ کر اپنی ہستی اپنے ہی ہاتھوں تباہ کرنے کے لیئے بے خودی کی دلدل میں ایسا غرق ہُوا کہ پھر نہ اُبھرا۔

اس خود فراموشی کے عالم میں بھی جب کبھی اس کا شعور بیدار ہوتا تو پوستِ استخوان کے اندر چھپا ہُوا ساغر شعر کا رُوپ دھار کر اپنی ہستی کے اظہار پر مجبور ہو جاتا ہے۔ "غمِ بہار" ساغر صدیقی کے کلام کا پہلا مجموعہ ہے جو ۱۹۶۴ء میں شائع ہو کر مقبول ہُوا اور اب دوبارہ چھپ کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے

ساغر صدیقی غزل کی جملہ خصوصیات اور روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے زمانے کے جیتے جاگتے تقاضوں کو اپنے دل کی دھڑکنوں میں سمو کر پیش کرتا ہے۔ وہ اپنی ذات سے بے نیاز ، اپنے وجود تک کی پروا نہیں کرتا۔ لیکن جب اپنے ملی خواب کی تعبیر کو بکھرتا دیکھتا ہے تو بے چین ہو جاتا ہے۔ اسے جب وہ فضا نظر نہیں آتی جو حصولِ پاکستان کا لازمی نتیجہ ہونی چاہئے تھی تو وہ بلبلا اٹھتا ہے۔ ملت کے سینے پر خنجر زنی اس سے برداشت نہیں ہوتی۔ سیاسی استحصال اور اقتصادی لوٹ کھسوٹ کرنے والوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر للکارنے کی اس میں ہمت نہیں۔ پھر بھی وہ ان کے کرتوتوں کا پردہ چاک کرنے کا فریضہ ادا کر کے دل کا بوجھ ہلکا کرتا اور انہیں یوں آئینہ دکھاتا ہے ؎

یہ کیا قیامت ہے باغبانو! کہ جن کی خاطر بہار آئی
وہی شگوفے کھٹک رہے ہیں تمہاری آنکھوں میں خار بن کر

تاحدِ نظر شعلے ہی شعلے ہیں چمن میں
پھولوں کے نگہبان سے کچھ بھول ہوئی ہے
جس عہد میں لٹ جائے فقیروں کی کمائی
اس عہد کے سلطان سے کچھ بھول ہوئی ہے

اٹھتے رہے کلیوں کی جوانی کے جنازے
جلتے رہے پھولوں کے نگر شہر میں تیرے

دور تک کوئی ستارہ ہے نہ کوئی جگنو
مرگِ امید کے آثار نظر آتے ہیں

ہے ناخدا کا میری تباہی سے واسطہ
میں جانتا ہوں نیتِ دریا بری نہیں!

ساغر نے درج ذیل شعر میں اپنی کیفیت بیان کی ہے ؎

جس کے دامن میں کچھ نہیں ہوتا
ان کے سینوں میں پیار دیکھا ہے

اس کی اپنی حالت اگرچہ بڑی اندوہناک ہے مگر وہ اس کا رونا نہیں روتا ، اپنے غم کو دنیا کے غم میں شریک کر کے اپنے فن کا پس منظر بنا لیتا ہے۔ اور جو بات اسے متاثر کرتی ہے اسے شعر کے قالب میں ڈھال دیتا ہے۔ اس کے کلام میں فکر کی گہرائی نہ سہی۔ خارجی کائنات اور انسان کی داخلی کائنات کا باہمی ربط و آہنگ تو یقیناً موجود ہے۔ پھر تغزل اور موسیقی کا

امتزاج کچھ ایسا ہے کہ قاری کو ہلکی پھلکی مترنم لہروں کے دوش پر بہالے جاتا ہے ۔

طفیل دارا
ایم ۔ اے ۔ او کالج ۔ لاہور

کیا سماں تھا بہار سے پہلے
غم کہاں تھا، بہار سے پہلے

ایک ننھا سا آرزو کا دیا
ضوفشاں تھا بہار سے پہلے

اے مرے دل کے داغ تو ہی بتا
تو کہاں تھا، بہار سے پہلے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

پچھلی شب میں خزاں کا سناٹا
ہم زباں تھا بہار سے پہلے

اب جنازہ ہے چار تنکوں کا
آشیاں تھا بہار سے پہلے

چاندنی میں یہ آگ کا دریا
کب رواں تھا بہار سے پہلے

لُٹ گئی دِل کی زندگی ساغر
دل جواں تھا، بہار سے پہلے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

چشمِ ساقی کی عنایات پہ پابندی ہے
ان دنوں وقت پہ حالات پہ پابندی ہے

بکھری بکھری ہوئی زُلفوں کے فسانے چھیڑو
میکشو! عہدِ خرابات پہ پابندی ہے

دل شکن ہو کے چلے آئے تری محفل سے
تیری محفل میں تو ہر بات پہ پابندی ہے

درد اُٹھا ہے لہو بن کے اُچھلنے کے لئے
آج تک کہتے ہیں جذبات پہ پابندی ہے

ہر تمنا ہے کوئی ڈوبتا لمحہ جیسے
ساز مغموم ہیں نغمات پہ پابندی ہے

کہکشاں بامِ ثریا کے تلے سوئی ہے
جذبے زنگ سلے ہے رات پہ پابندی ہے

آگ سینوں میں لگی ساغر و مینا چھلکے
کون کہتا تھا کہ برسات پہ پابندی ہے

○

شمع جلی پروانے جاگے — نقش اُبھرے افسانے جاگے
غم جاگا غم خانے جاگے — خوابوں کے ویرانے جاگے
سُن کے میری روداد محبت — اپنے اور بیگانے جاگے
بستی بستی شور مچا ہے — شاید پھر دیوانے جاگے
ساغر چھلکے کرنیں پھوٹیں
وہ دیکھو میخانے جاگے

شعور کی اُن تنہائیوں کے نام
جہاں تصویروں میں صورت گویائی محسوس ہونے لگتی ہے

نگاروں کے میلے، ستاروں کے جھرمٹ
بہت دلنشیں ہیں بہاروں کے جھرمٹ

جواں ہیں اگر ولولوں کے تلاطم
تو موجوں میں بھی ہیں کناروں کے جھرمٹ

مرے چار تنکوں کی تقدیر دیکھو
چمن در چمن ہیں شراروں کے جھرمٹ

ترے گیسوؤں سے جنم پا رہے ہیں
گلستاں گلستاں نظاروں کے جھرمٹ

چھلکتا رہا ہے مرا جامِ زرّیں
مہکتے رہے ہیں چناروں کے جھرمٹ

جہاں جل گئی شمعِ بزمِ تمنا
وہیں مل گئے جاں نثاروں کے جھرمٹ

تجھے یاد رکھیں گی ساغر بہاریں
ترے شعر ہیں گلعذاروں کے جھرمٹ

برگشتۂ یزداں سے کچھ بھول ہوئی ہے
بھٹکے ہوئے انساں سے کچھ بھول ہوئی ہے

تارے سے چمک اُٹھے ہیں ساقی کی جبیں پر
شاید مرے ایمان سے کچھ بھول ہوئی ہے

تا حدِ نظر شعلے ہی شعلے ہیں چمن میں
پھولوں کے نگہبان سے کچھ بھول ہوئی ہے

شاخوں پہ چٹکتے ہوئے غنچوں کو مبارک
اس زلفِ پریشان سے کچھ بھول ہوئی ہے

جس عہد میں لُٹ جائے فقیروں کی کمائی
اس عہد کے سُلطان سے کچھ بھول ہوئی ہے

ہنستے ہیں مری صورتِ مفتوں پہ شگوفے
میرے دلِ ناداں سے کچھ بھول ہوئی ہے

حوروں کی طلب اور مے و ساغر سے نفرت
زاہد! ترے عرفان سے کچھ بھول ہوئی ہے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

○

ایسی تجلیاں ہیں کہاں آفتاب میں
انوارِ خاص ہیں مرے جامِ شراب میں

یزداں نے مسکرا کے بڑی دیر میں لکھا
اِک لفظِ آرزو مرے دل کی کتاب میں

اب ذوقِ دید میں ہے شعورِ حیاتِ نو
جلووں کو احتیاط سے رکھو کتاب میں

http://www.muftbooks.blogspot.com/

محجوب تیرے حُسن سے غنچوں کی آبرو
خوشبو ترے بدن کی بسی ہے گلاب میں

ہے باغباں کی ترچھی نظر اتنی بات پر
شعلوں کا ذکر آ گیا شبنم کے باب میں

ساغر کسی کی یاد میں جب اشکبار تھے
کتنے حسین دن تھے جہانِ خراب میں

اے تغیّرِ زمانہ یہ عجیب دل لگی ہے
نہ وقارِ دوستی ہے نہ مجالِ دشمنی ہے

یہی ظلمتیں چھنیں جو ترے سُرخ آنچلوں میں
انہی ظلمتوں سے شاید مِرے گھر میں روشنی ہے

مِرے ساتھ تم بھی چلنا، مرے ساتھ تم بھی آنا
ذرا غم کے راستوں میں بڑی تیز تیرگی ہے

یہ مشاہدہ نہیں ہے مِرے درد کی صدا ہے
مِرے داغِ دِل لُٹے ہیں تری بزم جب سجی ہے

غمِ زندگی! کہاں ہے ابھی وحشتوں سے فُرصت
ترے ناز اُٹھا ہی لیں گے ابھی زندگی پڑی ہے

ترے خشک گیسوؤں میں مِری آرزو ہے پنہاں
ترے شوخ بازوؤں میں مِری داستاں رچی ہے

جسے اپنا یار کہنا اُسے چھوڑنا بھنور میں
یہ حدیثِ دلبراں ہے یہ کمالِ دلبری ہے

وہ گزر گیا ہے ساغرؔ کوئی قافلہ چمن سے
کہیں آگ جل رہی ہے کہیں راکھ سو گئی ہے

آہن کی سُرخ تال پہ ہم رقص کر گئے
تقدیر تیری چال پہ ہم رقص کر گئے

پنچھی بنے تو رفعتِ افلاک پر اُڑے
اہلِ زمیں کے حال پہ ہم رقص کر گئے

کانٹوں سے احتجاج کیا ہے کچھ اس طرح
گلشن کی ڈال ڈال پہ ہم رقص کر گئے

واعظ! فریبِ شوق نے ہم کو لبھا لیا
فردوس کے خیال پہ ہم رقص کر گئے

ہر اعتبارِ حُسنِ نظر سے گذر گئے
ہر حلقہ ہائے جال پہ ہم رقص کر گئے

مانگا بھی کیا تو قطرۂ چشمِ تصرّفات
ساغر ترے سوال پہ ہم رقص کر گئے

خیال ہے کہ بُجھا دو یہ روشنی کے چراغ
کہ مستیوں نے جلائے ہیں بیخودی کے چراغ

چلو نگاہ کی مشعل کو ساتھ لے کے چلیں
فرازِ شوق پہ روشن ہیں آگہی کے چراغ

روش روش پہ ہراساں ہیں چاند کی کرنیں
قدم قدم پہ سُلگتے ہیں بےکسی کے چراغ

مچل رہے ہیں بہت سانپ آستینوں میں
بھڑک رہے ہیں ابھی شامِ دوستی کے چراغ

چمک رہی ہے لڑی موتیوں کی سینے پر
جلائے کس نے یہ گلہائے شبنمی کے چراغ

جلا رہا ہے کوئی شامِ آرزو کے دیئے
بُجھا رہا ہے کوئی صبحِ دلبری کے چراغ

اُچھال ساغرِ مے دِل بحال ہوں ساقی
کہ روشنی کو ترستے ہیں زندگی کے چراغ

ہم بڑی دُور سے آئے ہیں تمہاری خاطر
دل کے ارمان بھی لائے ہیں تمہاری خاطر

ایسا اِک سنگ جو تالیفِ رہ و منزل ہو
منزلوں ڈھونڈ کے آئے ہیں تمہاری خاطر

عہدِ روشن کے سخنور نہ بھلائیں گے ہمیں
ہم نے وہ سحر جگائے ہیں تمہاری خاطر

کتنی بے نام اُمیدوں کے دِیئے پچھلے پہر
ہم نے دریا میں بہائے ہیں تمہاری خاطر

ہم وہاں تھے کہ جہاں ساغر و مینا تھے مدام
دوستو! لوٹ کے آئے ہیں تمہاری خاطر

---

http://www.muftbooks.blogspot.com/ ۲۷

یہ تیری گلیوں میں پھر رہے ہیں جو چاکِ داماں سے لوگ ساقی
کرینگے تاریخ سے مرتب یہی پریشاں سے لوگ ساقی

اگر یہ اندھیرا اور کچھ دن رہا تو ایسا ضرور ہوگا
اُلجھ پڑیں گے بنامِ حالاتِ زلفِ جاناں سے لوگ ساقی

لگا کوئی ضرب اس ادا سے کہ ٹوٹ جائیں دِلوں کی مُہریں
تری قسم تنگ آ گئے ہیں سکوتِ پنہاں سے لوگ ساقی

لبوں پہ ہلکی سی مُسکراہٹ ۔ جنوں ہیں صد انقلاب رقصاں
نہ جانے آئے ہیں کس جہاں سے یہ حشر ساماں سے لوگ ساقی

کوئی نیا رنگ بخش اس کو، کوئی نئی رُوح پھونک اس میں
گریز کرنے لگیں گے ورنہ حدیثِ یزداں سے لوگ ساقی

چمن کی خیرات چند کانٹے ہی ڈال لے دامنِ طلب میں
وگرنہ مرجائینگے لپٹ کر درِ گلستاں سے لوگ ساقی

یہ جگنوؤں کی چمک پہ بھی اب سنبھال لیتے ہیں اپنا خرمن
مجھے یقیں ہے کہ ڈر گئے ہیں شبِ چراغاں سے لوگ ساقی

خیال ہے میکدے میں اک بار اَور شعلوں کا راج ہوگا
شنید ہے انتقام لیں گے نشاطِ دوراں سے لوگ ساقی

○

جو حادثے یہ جہاں میرے نام کرتا ہے
مرا شعور اُنہیں نذرِ جام کرتا ہے

ہمارے چاکِ گریباں سے کھیلنے والو!
ہمیں بہار کا سُورج سلام کرتا ہے

ہمیں سے قوسِ قزح کو ملی ہے رنگینی
ہمارے در پہ زمانہ قیام کرتا ہے

یہ میکدہ ہے یہاں کی ہر ایک شے کا حضور!
غمِ حیات بہت احترام کرتا ہے

یہی شراب، یہی بے نظیر شے ساقی
اسی کا رنگ ہمیں لالہ فام کرتا ہے

فقیہہِ شہر نے تہمت لگائی ساغر پر
یہ شخص درد کی دولت کو عام کرتا ہے

یہ دُنیا ہے یہاں ہر لمحہ تقدیر ظالم ہے
مرے فسانۂ بے نام کی تحریر ظالم ہے

غمِ ہستی کی زنجیروں سے انساں کو کہاں فرصت
کبھی حالات ظالم ہیں کبھی تدبیر ظالم ہے

مصوّر کا قلم رنگینیوں میں ڈوب کر اُبھرا
تصوّر مسکرا کر کہہ گیا تصویر ظالم ہے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

چراغِ آرزو کو اک سہارا دے ہی جاتی ہے
یہاں ڈھلتے ہوئے سورج کی ہر تنویر ظالم ہے

پلٹ کر زندگی کو زخم تازہ دے گئی اکثر
ہمارے نالہ و شیون کی ہر تاثیر ظالم ہے

چبھو کر دل میں نشتر بیٹھ جاتے ہیں کہیں ساغر
شواہد کہہ رہے ہیں یہ فلک بے پیر ظالم ہے

---

http://www.muftbooks.blogspot.com/

○

عظمتِ زندگی کو بیچ دیا
ہم نے اپنی خوشی کو بیچ دیا

رند جام و سبو سے ہیں محروم
شیخ نے بندگی کو بیچ دیا

جگمگاتے ہیں وحشتوں کے دیار
عقل نے آدمی کو بیچ دیا

http://www.muftbooks.blogspot.com/

راہگذاروں پہ لُٹ گئی رادھا
شام نے بانسری کو بیچ دیا

لب و رُخسار کے عوض میں نے
سطوتِ خسروی کو بیچ دیا

عشق بہروپیا ہے اے ساغر
رُوپ نے سادگی کو بیچ دیا

---

http://www.muftbooks.blogspot.com/

○

دو جہانوں کی خبر رکھتے ہیں
بادہ خانوں کی خبر رکھتے ہیں

خارزاروں سے تعلق ہے ہمیں
گلستانوں کی خبر رکھتے ہیں

اُن کی گلیوں میں بسر ہوتی ہے
اور مکانوں کی خبر رکھتے ہیں

زخم ہنس ہنس کے جو کھا لیتے ہیں
وہ نشانوں کی خبر رکھتے ہیں

ہم الٹ دیتے ہیں صدیوں کے نقاب
ہم زمانوں کی خبر رکھتے ہیں

ہر قدم ذوقِ سفر زندہ ہے
کاروانوں کی خبر رکھتے ہیں

کچھ زمینوں کے ستارے ساغر
آسمانوں کی خبر رکھتے ہیں

مرے سوزِ دل کے جلوے، یہ مکاں مکاں اُجالے
مری آہِ پُر اثر نے کئی آفتاب ڈھالے

مجھے گردشِ فلک سے نہیں احتجاج کوئی
کہ متاعِ جان و دل ہے تری زُلف کے حوالے

یہ سماں بھی ہم نے دیکھا سرِ خاک رُل رہے ہیں
گُل و انگبیں کے مالک مہ و کہکشاں کے پالے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

ابھی رنگ آنسوؤں میں ہے تیری عقیدتوں کا
ابھی دِل میں بس رہے ہیں تری یاد کے شوالے

مری آنکھ نے سُنی ہے کئی زمزموں کی آہٹ
نہیں بربطوں سے کمتر مئے ناب کے پیالے

یہ تجلّیوں کی محفل ہے اسی کے زیرِ سایہ
یہ جہانِ کیف اس کا جسے وُہ نظر سنبھالے

یہ حیات کی کہانی ہے فنا کا ایک ساغر
تو لبوں سے مُسکرا کر اسی جام کو لگا لے

---

http://www.muftbooks.blogspot.com/

○

پھُول جلتے ہیں ہار جلتے ہیں
چاندنی کے مزار جلتے ہیں

اے مصوّر! یہ کیا تماشا ہے
رنگ سے شاہکار جلتے ہیں

مُدّتوں سے ہے سردِ میخانہ
دیر سے مے گسار جلتے ہیں

کچھ پتنگے چراغ کی لو پر
کتنے بے اختیار جلتے ہیں

تیرے آنچل کی شوخ چھاؤں میں
بے خودی کے دیار جلتے ہیں

رو گئے بے قرار کاکل کو
دیکھئے! لالہ زار جلتے ہیں

فکرِ ساغر کی گرمیاں مت پوچھ
اس چتا میں نگار جلتے ہیں

○

پھولوں کو آگ لگ گئی نغمات جل گئے
سورج کی تیز دھوپ میں لمحات جل گئے

ساقی کی نگہِ گرم ہے تعبیرِ مے کدہ
گیسو اُڑے چراغِ خرابات جل گئے

اب دامنِ حیات میں کچھ بھی نہیں رہا
فردا کی سرد آگ میں حالات جل گئے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

کلیاں چٹک رہی ہیں کہ شاخوں پہ آبلے
غنچوں کی نکہتوں سے مرے ہات جل گئے

اب کے برس بہار بصیرت کو ڈس گئی
فکر و نظر کے جھومتے باغات جل گئے

ساغر لُٹے لُٹے ہیں ستارے بجھے بجھے
شاید مرے نصیب کے دن رات جل گئے

---

http://www.muftbooks.blogspot.com/

ستم جاگتے ہیں ، کرم سو رہے ہیں
محبت کے جاہ و حشم سو رہے ہیں

مرے نکتہ سازو ! سخن کے خُداؤ !
پکارو ! کہ لوح و قلم سو رہے ہیں

ہر اک ذہن میں ہے خُدائی کا دعویٰ
ہر اک آستیں میں صنم سو رہے ہیں

یہاں خوابِ راحت فریبِ یقیں ہے
نہ تم سو رہے ہو نہ ہم سو رہے ہیں

وہاں چاندنی کے قدم ڈولتے ہیں
جہاں تیرے نقشِ قدم سو رہے ہیں

تخیل میں ہیں گیسوؤں کے بہانے
نگاہوں میں رنگیں بھرم سو رہے ہیں

مری اُجڑی اُجڑی سی آنکھوں میں ساغر
زمانے کے رنج و الم سو رہے ہیں

وہ بلائیں تو کیا تماشا ہو — ہم نہ جائیں تو کیا تماشا ہو
آج ہم بھی تری وفاؤں پر — مسکرائیں تو کیا تماشا ہو
یہ کناروں سے کھیلنے والے — ڈوب جائیں تو کیا تماشا ہو
بندہ پرور! جو ہم پہ گزری ہے — ہم بتائیں تو کیا تماشا ہو
ہم اگر اتفاق سے تم کو — بھول جائیں تو کیا تماشا ہو

وقت کی چند ساعتیں ساغر
لوٹ آئیں تو کیا تماشا ہو

ہم خاک نشیں، خاک بسر شہر میں تیرے
کر لیں گے اسی طرح گذر شہر میں تیرے

جب تک تیری گلیوں سے رہا ہم کو تعلق
ہم رقص رہے شمس و قمر شہر میں تیرے

کچھ لوگ تمنّاؤں کا خُوں چہرے پہ مل کر
بیٹھے ہیں سرِ راہ گذر شہر میں تیرے

اُٹھتے رہے کلیوں کی جوانی کے جنازے
جلتے رہے پھولوں کے نگر شہر میں تیرے

پلتی ہے تقدس کے لبادے میں حقارت
بجتے ہیں حوادث کے گجر شہر میں تیرے

ساغر کی نگاہوں میں کھٹکتے ہیں ابھی تک
کجلائے ہوئے شام و سحر شہر میں تیرے

---

http://www.muftbooks.blogspot.com/

http://www.muftbooks.blogspot.com/

جب تصور میں جام آتے ہیں
آفتابی مقام آتے ہیں

یوں چٹکتے ہیں شاخ پر غنچے
جیسے اُن کے سلام آتے ہیں

دل کی نادانیوں پہ غور نہ کر
کھوٹے سکے بھی کام آتے ہیں

چند لمحات نوجوانی میں
واجب الاحترام آتے ہیں

منزلِ عشق میں خرد والے
صرف دو چار گام آتے ہیں

داستانِ حیات میں ساغر
بے وفاؤں کے نام آتے ہیں

http://www.muftbooks.blogspot.com/

محبت کے مزاروں تک چلیں گے
ذرا پی لیں ستاروں تک چلیں گے

سُنا ہے یہ بھی رسمِ عاشقی ہے
ہم اپنے غمگساروں تک چلیں گے

چلو تم بھی سفر اچھا رہے گا
ذرا اُجڑے دیاروں تک چلیں گے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

جوان زُلفوں کے پرچم کھول دیجے
مہکتے لالہ زاروں تک چلیں گے

جنوں کی وادیوں سے پھول چُن کر
وفا کی راہ گزاروں تک چلیں گے

چلو ساغر کے نغمے ساتھ لے کر
چھلکتے جوئباروں تک چلیں گے

جھوم کر گاؤ میں شرابی ہوں
رقص فرماؤ! میں شرابی ہوں

ایک سجدہ بنامِ مے خانہ
دوستو آؤ! میں شرابی ہوں

لوگ کہتے ہیں رات بیت چکی
مجھ کو سمجھاؤ! میں شرابی ہوں

آج ان ریشمی گھٹاؤں کو
یوں نہ بکھراؤ! میں شرابی ہوں

حادثے روز ہوتے رہتے ہیں
بھول بھی جاؤ! میں شرابی ہوں

مجھ پہ ظاہر ہے آپ کا باطن
منہ نہ کھلواؤ! میں شرابی ہوں

بھولی ہوئی صدا ہوں مجھے یاد کیجیے
تم سے کہیں ملا ہوں مجھے یاد کیجیے

منزل نہیں ہوں، خضر نہیں، راہزن نہیں
منزل کا راستہ ہوں مجھے یاد کیجیے

میری نگاہِ شوق سے ہر گُل ہے دیوتا
مَیں عشق کا خدا ہوں مجھے یاد کیجیے

نغموں کی ابتدا تھی کبھی میرے نام سے
اشکوں کی انتہا ہوں مجھے یاد کیجیے

گُم سُم کھڑی ہیں دونوں جہاں کی حقیقتیں
میں اُن سے کہہ رہا ہوں مجھے یاد کیجیے

ساغر کسی کے حُسنِ تغافل شعار کی
بہکی ہوئی ادا ہوں مجھے یاد کیجیے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

○

چاندنی کو رسول کہتا ہوں — بات کو با اصول کہتا ہوں
جگمگاتے ہوئے ستاروں کو — تیرے پاؤں کی دھول کہتا ہوں
جو چمن کی حیات کو ڈس لے — اس کلی کو ببول کہتا ہوں
اتفاقاً تمہارے ملنے کو — زندگی کا حصول کہتا ہوں
آپ کی سانولی سی صورت کو — ذوقِ یزداں کی بھول کہتا ہوں

جب میسّر ہوں ساغر و مینا
برق و باراں کو پھول کہتا ہوں

http://www.muftbooks.blogspot.com/

○

اگرچہ ہم جا رہے ہیں محفل سے نالۂ دلِ فگار بن کر
مگر یقیں ہے کہ لوٹ آئیں گے نغمۂ نو بہار بن کر

جہان والے ہمارے گیتوں سے جائزہ لیں گے سسکیوں کا
جہان میں پھیل جائیں گے ہم بشر بشر کی پکار بن کر

بہار کی بدنصیب راتیں بلا رہی ہیں، چلے بھی آؤ!
کسی ستارے کا روپ بن کر، کسی کے دل کا قرار بن کر

http://www.muftbooks.blogspot.com/

ضرورت راہ کے مطابق مسافروں نے بھی سیکھ لی ہے
وہ رہبری مدتوں رہی ہے جو رہبروں کا شکار بن کر

تلاش منزل کے مرحلوں میں یہ حادثہ اِک عجیب دیکھا
فریب راہوں میں بیٹھ جاتا ہے صورتِ اعتبار بن کر

یہ کیا قیامت ہے باغبانو! کہ جن کی خاطر بہار آئی
وہی شگوفے کھٹک رہے ہیں تمھاری آنکھوں میں خار بن کر

---

http://www.muftbooks.blogspot.com/

○

چاندنی اور موتیے کے پھول
کتنے رنگیں ہیں زندگی کے اصول

اپنی زلفیں سمیٹ لیجیے گا
مل رہا ہے کہانیوں کو طول

وجہِ تخلیقِ کائنات ہے عشق
واقعے حادثوں سے ہیں منقول

http://www.muftbooks.blogspot.com/

اے غمِ یار، تیری خیر رہے
اے غمِ یار! ہم نہیں ہیں ملُول

میرے دل کی طرح اُداس اُداس
مدّتوں سے ہے شام کا معمُول

ان کی جبیں کو دیکھ کر برہم
بندگی میں گُنہ بھی ہے مشغول

تیرے افکار دل نشیں ساغرؔ
تیرے اشعار زندگی کے رسُول

---

http://www.muftbooks.blogspot.com/

○

فضا مغموم ہے ساقی! اُٹھا چھلکا ئیں پیمانہ
اندھیرا بڑھ چلا ہے لا ذرا قندیلِ مَے خانہ

بہ فیضِ زندگی گُذرے ہیں ایسے مرحلوں سے ہم
کہ اپنے راستے میں اب نہ بستی ہے نہ ویرانہ

بس اتنی بات پہ دُشمن بنی ہے گردشِ دوراں
خطا یہ ہے کہ چھیڑا کیوں تری زُلفوں کا افسانہ

http://www.muftbooks.blogspot.com/

چراغِ زندگی کو ایک جھونکے کی ضرورت ہے
تمہیں میری قسم ہے پھر ذرا دامن کو لہرانا

دِلوں کو شوق سے روندو، خرامِ ناز فرماؤ
اگر محشر ہوا تو پھر مجھے مُجرم نہ ٹھہرانا

تری محفل میں ساغرؔ سا بھی کوئی اجنبی ہوگا
یہ ظالم ایک مُدت سے نہ اپنا ہے نہ بیگانہ

---

http://www.muftbooks.blogspot.com/

○

ہر مرحلۂ شوق سے لہرا کے گزُر جا
آثارِ تلاطم ہوں تو بل کھا کے گزر جا

بہکی ہوئی مخمور گھٹاؤں کی صدا سُن
فردوس کی تدبیر کو بہلا کے گزُر جا

مایُوس ہیں احساس کی اُلجھی ہُوئی راہیں
پائلِ دلِ مجبُور کی چھنکا کے گزُر جا

http://www.muftbooks.blogspot.com/

یزدان و اہرمن کی حکایات کے بدلے
انساں کی روایات کو دُہرا کے گزر جا

کہتی ہیں تجھے میکدۂ وقت کی راہیں
بگڑی ہوئی تقدیر کو سمجھا کے گزر جا

بجھتی ہی نہیں تشنگئ دِل کسی صُورت
اے ابرِ کرم آگ ہی برسا کے گزر جا

کانٹے جو لگیں ہاتھ تو کچھ غم نہیں ساغرؔ
کلیوں کو ہر اک گام پہ بکھرا کے گزر جا

---

http://www.muftbooks.blogspot.com/

گُل کو شبنم سے آگ لگ جائے
سوج کو رم سے آگ لگ جائے

بزمِ تقدیس کی فضاؤں میں
حُسن برہم سے آگ لگ جائے

ایسے زخموں کو کیا کرے کوئی
جن کو مرہم سے آگ لگ جائے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

کاش! اے زندگی کی رقاصہ
تیری چھم چھم سے آگ لگ جائے

دل کی بے تاب آہٹوں میں ندیم
زُلفِ برہم سے آگ لگ جائے

چاندنی کے سُہاگ میں ساغر
چشمِ پُرنم سے آگ لگ جائے

---

http://www.muftbooks.blogspot.com/

○

جمالِ انجمن ہم سے وقارِ انجمن ہم ہیں
سکوتِ شب سے پُوچھو صبح کی پہلی کرن ہم ہیں

زمانے کو نہ دے الزام، اے ناواقفِ منزل
زمانے کی نظر ہم ہیں، زمانے کا چلن ہم ہیں

قریب و دُور کی باتیں نظر کا وہم ہے پیارے
یقینِ رہنما ہم سے، فسونِ راہزن ہم ہیں

ہمیں سے گلستاں کی بجلیوں کو خاص نسبت ہے
بہاریں جانتی ہیں رونقِ صحنِ چمن ہم ہیں

بہر صورت ہماری ذات سے ہیں سلسلے سارے
جنوں کی سادگی ہم ہیں، خرد کا بانکپن ہم ہیں

طلوعِ شعلہ و شبنم ہمارے نام پر ہوگا
وہ جن کی خاک کے ذرے ہیں خورشیدِ وطن ہم ہیں

ہمارے سامنے ہے ساغرِ فردا، اِدھر دیکھو!
اِدھر دیکھو! حریفِ گردشِ چرخِ کہن ہم ہیں

○

تغیرات سے دُنیا سنگار کرتی ہے
یہ چاند توڑ کے جھومر میں رنگ بھرتی ہے

اُسی کلی سے ہے تاریخِ گلستاں روشن
جو باغباں کے لہُو سے ذرا نکھرتی ہے

جسے نہ زہرِ جنوں کی ذرا سی چاٹ لگے
وُہ بے شعورِ محبت ضرور مرتی ہے

دِلوں کے بُجھتے چراغوں کو نُور دیتی ہے
وہ تیرگی جو تری زُلف سے بکھرتی ہے

ہماری جنّتِ تخئیل سے گذر جائے
بہار بن کے قیامت اگر گُذرتی ہے

طلوعِ مہر ترے آستاں پہ ہوتا ہے
کرن کرن تری دہلیز پر اُترتی ہے

---

http://www.muftbooks.blogspot.com/

○

چراغِ طُور جلاؤ بڑا اندھیرا ہے
ذرا نقاب اُٹھاؤ بڑا اندھیرا ہے

وُہ جن کے ہوتے ہیں خورشید آستینوں میں
انھیں کہیں سے بُلاؤ بڑا اندھیرا ہے

مُجھے تمھاری نگاہوں پہ اعتماد نہیں
مرے قریب نہ آؤ بڑا اندھیرا ہے

فرازِ عرش سے ٹوٹا ہوا کوئی تارا
کہیں سے ڈھونڈ کے لاؤ۔ بڑا اندھیرا ہے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

ابھی تو صبح کے ماتھے کا رنگ کالا ہے
ابھی قریب نہ آؤ بڑا اندھیرا ہے

بصیرتوں پہ اُجالوں کا خوف طاری ہے
مجھے یقین دلاؤ بڑا اندھیرا ہے

جسے زبانِ خرد میں شراب کہتے ہیں
وُہ روشنی سی پلاؤ! بڑا اندھیرا ہے

بنامِ زہرہ جبینانِ خطّۂ فردوس
کسی کرن کو جگاؤ! بڑا اندھیرا ہے

---

http://www.muftbooks.blogspot.com/

○

ایک نغمہ، ایک تارا، ایک غنچہ، ایک جام
اے غمِ دوراں! غمِ دوراں! تجھے میرا سلام

زلف آوارہ، گریباں چاک، گھبرائی نظر
ان دنوں یہ ہے جہاں میں زندگانی کا نظام

چند تارے ٹوٹ کر دامن میں میرے آگرے
میں نے پوچھا تھا ستاروں سے ترے غم کا مقام

کہہ رہے ہیں چند بچھڑے رہرووں کے نقشِ پا
ہم کریں گے انقلابِ جستجو کا اہتمام

پڑ گئیں پیراہنِ صبحِ چمن پر سلوٹیں
یاد آ کر رہ گئی ہے بیخودی کی ایک شام

تیری عصمت ہو کہ ہو میرے ہنر کی چاندنی
وقت کے بازار میں ہر چیز کے لگتے ہیں دام

ہم بنائیں گے یہاں ساغر نئی تصویرِ شوق
ہم تخیّل کے مجدّد، ہم تصوّر کے امام،

زخمِ دل پُر بہار دیکھا ہے — کیا عجب لالہ زار دیکھا ہے
جن کے دامن میں کچھ نہیں ہوتا — اُن کے سینوں میں پیار دیکھا ہے
خاک اُڑتی ہے تیری کلیوں میں — زندگی کا وقار دیکھا ہے
تشنگی ہے صدف کے ہونٹوں پر — گُل کا سینہ فگار دیکھا ہے
ساقیا! اہتمامِ بادہ کر — وقت کو سوگوار دیکھا ہے

جذبۂ غم کی خیر ہو ساغر
حسرتوں پر نکھار دیکھا ہے

○

خاک ہُوئے پروانے جل کے
رہ گئی محفل رنگ بدل کے

تم کیا جانو ساحل والو!
ڈوب گئی کیوں ناؤ سنبھل کے

اُن کی ادائیں، ان کی شوخی
جیسے مرصّع شعر غزل کے

بیت گیا پھر شام کا وعدہ
پھیل گئے ناسوس دُھندلکے

صحنِ چمن میں ساغر کس نے
پھینک دیئے ہیں پھُول مَسل کے

○

نالہ حدودِ کُوئے رسا سے گزر گیا
اب دردِ دل علاج و دوا سے گزر گیا

اُن کا خیال بن گئیں سینے کی دھڑکنیں
نغمہ مقامِ صوت و صدا سے گزر گیا

اعجازِ بیخودی ہے کہ یہ حُسنِ بندگی
اک بُت کی جُستجو میں خدا سے گزر گیا

http://www.muftbooks.blogspot.com/

انصاف سیم و زر کی تجلّی نے ڈس لیا
ہر جُرم احتیاجِ سزا سے گُزر گیا

اُلجھی تھی عقل و ہوش میں ساغر رہِ حیات
مَیں لے کے تیرا نام فنا سے گُزر گیا

---

http://www.muftbooks.blogspot.com/

○

اے حُسن لالہ فام ذرا آنکھ تو مِلا
خالی پڑے ہیں جام، ذرا آنکھ تو مِلا

ساقی تُجھے بھی چاہیے اک زخمِ تشنگی
کتنے لگیں گے دام، ذرا آنکھ تو ملا

کہتے ہیں آنکھ آنکھ سے مِلنا ہے بندگی
دُنیا کے چھوڑ کام ذرا آنکھ تو مِلا

پامال ہو رہی ہے بہاروں کی زندگی
اے محوِ خوش خرام! ذرا آنکھ تو ملا

ہیں راہِ کہکشاں میں ازل سے کھڑے ہوئے
ساغر تیرے غلام، ذرا آنکھ تو ملا

http://www.muftbooks.blogspot.com/

○

دیارِ لالہ و سرو و سمن سے گزرے ہیں
قسم خدا کی تری انجمن سے گزرے ہیں

یہ رنگ و بو جو ترے گیسوؤں کا تحفہ ہیں
طلوعِ صبح کی پہلی کرن سے گزرے ہیں

ہزار پھول کھلے اپنا قافلہ نہ رکا
دلوں پہ داغ لیے ہم چمن سے گزرے ہیں

http://www.muftbooks.blogspot.com/

نہ کوئے یار کی چاہت نہ سوئے دار کی دھن
کسی کے ابروئے دوراں شکن سے گزرے ہیں

ابھی نہ شمع جلاؤ ہمارے مدفن پر
کہ زندگی کے اندھیرے وطن سے گزرے ہیں

ہمیں سے منزلِ فکر و نظر جواں ساغرؔ
ہمیں جو وادیٔ شعر و سخن سے گزرے ہیں

---

http://www.muftbooks.blogspot.com/

خیالِ یار میں ہم پُر بہار رہتے ہیں
خزاں کے دِن بھی ہمیں سازگار رہتے ہیں

چمن میں صرف ہمارا ہی ذکر رہتا ہے
برنگِ لالہ ہمیں داغدار رہتے ہیں

یہ اور بات کہ تم آئے ہو تو کوئی نہیں
وگرنہ غم تو یہاں بے شمار رہتے ہیں

http://www.muftbooks.blogspot.com/

جہانِ قدس بھی میری نظر سے گُزرا ہے
وہاں بھی تیری نظر کے شکار رہتے ہیں

تجھے خبر نہیں محلوں میں بیٹھنے والے
ترے فقیر سرِ رہ گذار رہتے ہیں

بصیرتوں کو نکھارا ہمیں نے اے ساغر
تجلیوں سے ہمیں ہمکنار رہتے ہیں

http://www.muftbooks.blogspot.com/

تم نے جو چاہا وہ دُنیا بن گئی
آگ تھی، پھولوں کا گجرا بن گئی

رات کچھ یُوں مائلِ نغمہ تھا دل
چاندنی سازِ تمنّا بن گئی

میرے جامِ مے سے اُڑ کر ایک چھینٹ
صُبح کے ماتھے کا قشقہ بن گئی

http://www.muftbooks.blogspot.com/

موج و دریا میں نہیں ہے فرق کچھ
موج لہرائی تو دریا بن گئی

جب کسی صُورت نہ عنواں مل سکا
آرزُو بے نام صحرا بن گئی

زندگی کی بات سُن کر کیا کہیں
اِک تمنّا تھی تقاضا بن گئی

مزاجِ شبنم و لالہ سے بات ہے میری
نگاہِ شعلہ نگر سے خطاب کرتا ہوں

نہ کارواں سے شکایت نہ رہنما سے کلام
غبارِ راہ گذر سے خطاب کرتا ہوں

ہر ایک گام پہ ہیں پتھروں کی دیواریں
سکوتِ اہلِ ہنر سے خطاب کرتا ہوں

بنامِ عظمتِ یزداں کبھی کبھی ساغر
وقارِ حسنِ بشر سے خطاب کرتا ہوں

○

چمن سے برق و شرر سے خطاب کرتا ہوں
شعور و فکر و نظر سے خطاب کرتا ہوں

قدم قدم پہ کھلاتا ہوں گُل معانی کے
جہانِ شمس و قمر سے خطاب کرتا ہوں

جبیں پہ سطوتِ الہام کے تقاضے ہیں
زبانِ قلب و جگر سے خطاب کرتا ہوں

میں ایک مردِ قلندر، میں ایک دیوانہ
طلوعِ نورِ سحر سے خطاب کرتا ہوں

○

موجیں ہیں اور بادہ گساروں کے قافلے
رقصاں ہیں مست مست کناروں کے قافلے

یُوں کاروانِ زیست رواں ہے کہ ساتھ ساتھ
رفتار میں ہیں بادہ گساروں کے قافلے

پلکوں پہ جم رہی ہے غمِ زندگی کی اوس
بانہوں میں سو گئے ہیں سہاروں کے قافلے

اس عنبریں سی زُلفِ پریشاں کو دیکھ کر
بیتاب ہو گئے ہیں چناروں کے قافلے،

رُک رُک کے آ رہی ہیں بہاروں کی نکہتیں
تھم تھم کے چل رہے ہیں نگاروں کے قافلے

محسوس ہو رہا ہے یہ پھولوں کو دیکھ کر
گھبرا کے سو گئے ہیں شراروں کے قافلے

ہے صحنِ آرزو میں لُٹی چاندنی کی دُھول
ساغرؔ چلے گئے میرے یاروں کے قافلے

---

http://www.muftbooks.blogspot.com/

عطا ہے تیرا عکسِ جمال ہوتا ہے
وہ پھول سارے گلستاں کا لال ہوتا ہے

رہِ مجاز میں ہیں منزلیں حقیقت کی
مگر یہ اہلِ نظر کا خیال ہوتا ہے

تلاش کرتی ہے سائے تمہارے آنچل کے
چمن میں بادِ صبا کا یہ حال ہوتا ہے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

بہارِ فطرتِ صیاد کی کہانی ہے
کہ اس کے دوش پہ پھولوں کا جال ہوتا ہے

یہ واردات بھی اب دل پہ روز ہوتی ہے
مسرتوں میں بھی ہم کو ملال ہوتا ہے

یہ بکھرے بکھرے سے گیسو، تھکی تھکی آنکھیں
کہ جیسے کوئی گلستاں نڈھال ہوتا ہے

جواب دے نہ سکیں جس کا دو جہاں ساغر
کسی غریب کے دل کا سوال ہوتا ہے

○

مسکراؤ! بہار کے دن ہیں
گُل کھلاؤ! بہار کے دن ہیں

دُختِرانِ چمن کے قدموں پہ
سر جُھکاؤ! بہار کے دن ہیں

مے نہیں ہے تو اشکِ غم ہی سہی
پی بھی جاؤ! بہار کے دن ہیں

تم گئے، رونقِ بہار گئی
تم نہ جاؤ! بہار کے دن ہیں

ہاں! کوئی وارداتِ ساغر و مے
کچھ سُناؤ! بہار کے دن ہیں

○

دِل مِلا اور غم شناس مِلا
پھُول کو آگ کا لباس مِلا

ہر شناور بھنور میں ڈوبا تھا
جو ستارہ مِلا اُداس مِلا

میکدے کے سوا ہمارا پتہ
اُن کی زُلفوں کے آس پاس مِلا

مُجھ کو تقدیر کی گُزرگہ میں
صرفِ تدبیر کا ہراس مِلا

آبِ حیواں کی دُھوم تھی ساغر
سادہ پانی کا اک گلاس مِلا

http://www.muftbooks.blogspot.com/

آنکھ روشن ہے جیب خالی ہے
ظُلمتوں میں کرن سوالی ہے

حادثوں نے رباب چھیڑے ہیں
وقت کی آنکھ لگنے والی ہے

حُسن پتھّر کی ایک مُورت ہے
عشق پھُولوں کی ایک ڈالی ہے

آئینے سے حضور کے مانند
چشم کا واسطہ خیالی ہے

موت اک انگبیں کا ساغر ہے
زندگی زہر کی پیالی ہے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

وقت کی عُمر کیا بڑی ہوگی
اک ترے وصل کی گھڑی ہوگی

دستکیں دے رہی ہے پلکوں پر
کوئی برسات کی جھڑی ہوگی

کیا خبر تھی کہ نوکِ خنجر بھی
پھُول کی ایک پنکھڑی ہوگی

زُلف بل کھا رہی ہے ماتھے پر
چاندنی سے صبا لڑی ہوگی

http://www.muftbooks.blogspot.com/

اے عدم کے مسافرو، ہشیار
راہ میں زندگی کھڑی ہو گی

کیوں گرہ گیسوؤں میں ڈالی ہے
جاں کسی پھول کی اڑی ہو گی

التجا کا ملال کیا کیجے
اُن کے در پر کہیں پڑی ہو گی

موت کہتے ہیں جس کو اے ساغرؔ
زندگی کی کوئی کڑی ہو گی

---

http://www.muftbooks.blogspot.com/

آوارگی برنگِ تماشا بُری نہیں
ذوقِ نظر ملے تو یہ دُنیا بُری نہیں

کہتے ہیں تیری زلفِ پریشاں کو زندگی
اے دوست! زندگی کی تمنا بُری نہیں

ہے ناخدا کا میری تباہی سے واسطہ
مَیں جانتا ہوں نیتِ دریا بُری نہیں

http://www.muftbooks.blogspot.com/

ذوق جنوں کے ساتھ ہے بیداریٔ خرد
شبنم کے ساتھ گرمیٔ شعلہ بری نہیں

اس رہزنِ حیات زمانے سے دور چل
مر بھی گئے تو چادرِ صحرا بری نہیں

ساغر کیساتھ چل کے کبھی میکدے میں سن
اتنی مذمتِ بادہ و صہبا بری نہیں

---

http://www.muftbooks.blogspot.com/

چمن میں غنچے کھلے ہوئے ہیں مگر نگارِ چمن نہیں ہے
نگاہ میں وسعتیں نہیں ہیں خیال میں بانکپن نہیں ہے

کبھی خرد کے جہاں سے گزرے کبھی جنوں کا نگر بسایا
ہیں بے نیازِ قیام و راحت، ہمارا کوئی وطن نہیں ہے

ہماری حالت پہ رونے والو! ہماری عادت پہ ہنسنے والو!
تمہیں کوئی رنج ہو تو ہوگا، ہمیں تو کوئی محن نہیں ہے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

تمھاری کاکل کا نام لے کر بہار پھولوں کو ڈس رہی ہے
غرورِ شبنم تو پھر اُڑا ہے، وقارِ سرو و سمن نہیں ہے

حیا کے پہرے ہیں بازوؤں پر، جبیں پہ آنچل کی حکمرانی
کوئی دمکتا ہوا تنفس، کوئی مچلتی کرن نہیں ہے

یہاں جو بڑھ کر اُٹھائے مینا، اُسی کا ساغر اُسی کی مینا
ہیں اپنے اپنے نصیب ساقی! کسی کا کوئی سجن نہیں ہے

---

http://www.muftbooks.blogspot.com/

جلوے مچل رہے ہیں نظاروں کی آگ میں
کچھ پھول جل گئے ہیں بہاروں کی آگ میں

آشفتگی سے چُور ہیں زُلفوں کی بدلیاں
ساقی شراب ڈال چناروں کی آگ میں

کہتی ہیں ناخُدا سے یہ موجوں کی شوخیاں
تیرے بھی مشورے تھے کناروں کی آگ میں

اللہ رے یقینِ محبت کی داستاں
دامن سُلگ رہا ہے ستاروں کی آگ میں

گر مے نہیں تو پیار کے دو بول ہی سہی
بُجھ تو کبھی ہو بادہ گساروں کی آگ میں

پلکوں پہ بھیگی بھیگی ہیں کجلے کی ڈوریاں
شبنم سُلگ رہی ہے شراروں کی آگ میں

ساغر رہیں گے رونقِ بازارِ آرزو
اشعار جو لکھے ہیں نگاروں کی آگ میں

محفلیں لُٹ گئیں جذبات نے دم توڑ دیا
ساز خاموش ہیں، نغمات نے دم توڑ دیا

ہر مسرت غمِ دیروزہ کا عنوان بنی
وقت کی گود میں لمحات نے دم توڑ دیا

اَن گنت محفلیں محرومِ چراغاں ہیں ابھی
کون کہتا ہے کہ ظلمات نے دم توڑ دیا

آج پھر بجھ گئے جل جل کے اُمیدوں کے چراغ
آج پھر تاروں بھری رات نے دم توڑ دیا

جن سے افسانۂ ہستی میں تسلسل تھا کبھی
ان محبت کی روایات نے دم توڑ دیا

جھلملاتے ہوئے اشکوں کی لڑی ٹوٹ گئی
جگمگاتی ہوئی برسات نے دم توڑ دیا

ہائے آداب محبت کے تقاضے ساغر
لب ہلے اور شکایات نے دم توڑ دیا

یہ جو دیوانے سے دو چار نظر آتے ہیں
ان میں کچھ صاحب اسرار نظر آتے ہیں

تیری محفل کا بھرم رکھتے ہیں سو جاتے ہیں
ورنہ یہ لوگ تو بیدار نظر آتے ہیں

میرے دامن میں شراروں کے سوا کچھ بھی نہیں
آپ پھولوں کے خریدار نظر آتے ہیں

http://www.muftbooks.blogspot.com/

دُور تک کوئی ستارہ ہے نہ کوئی جگنو
مرگِ اُمید کے آثار نظر آتے ہیں

کل جنہیں چھو نہیں سکتی تھی فرشتوں کی نظر
آج وہ رونقِ بازار نظر آتے ہیں

حشر میں کون گواہی مری دیگا ساغرؔ
سب تمھارے ہی طرفدار نظر آتے ہیں

---

http://www.muftbooks.blogspot.com/

مٹ گئیں روشنی میں تحریریں — جل گئیں چاندنی میں تصویریں
ہائے وہ تیرے عنبریں گیسو — لے اُڑے زندگی کی تفسیریں
سُرخ کنگن کلائیوں میں ہلے — ہل گئیں دو جہاں کی تقدیریں
رسمِ فرہاد پھر کریں زندہ — آؤ پھر پتھروں کے دل چیریں
اے مریضِ الم! تسلّی رکھ — چارہ گر کر رہے ہیں تدبیریں

ہاں اُچھالو حیات کے ساغرؔ
صبحِ محشر میں اور تاخیریں

http://www.muftbooks.blogspot.com/

سُوکھ گئے پت جھڑ میں پات
ٹوٹ گئے پھولوں کے ہات

کتنا نازک ہے یہ دور
اشک گراں، غم کی بہتات

دشتِ الم کی ویرانی میں
کاٹی ہے برکھا کی رات

ہم دیوانے، ہم آوارہ
چل نہ سکو گے اپنے سات

ساغر مے خانے میں ہو گا
چھوڑ بھی دو پگلے کی بات

http://www.muftbooks.blogspot.com/

کتنے غم، کتنے دُکھ اُبھر آئے
تیری یادوں نے پھول مہکائے

کون اُن بے وفا نگاہوں کو
دھڑکنوں کی زبان سمجھائے

تم نے اپنوں کی بات تک نہ سُنی
ہم نے غیروں کے درد اپنائے

اے نگارو! تمہاری بستی میں
راستہ بھول کر نکل آئے

عنبریں گیسوؤں کی اُلجھن نے
دو جہانوں کے راز اُلجھائے

ہم نے پھولوں کے واسطے ساغر
خارزاروں میں ہاتھ پھیلائے

کوئی نالہ یہاں رسا نہ ہُوا
اشک بھی حرفِ مدّعا نہ ہُوا

تلخیٔ درد ہی مقدّر تھی
جامِ عشرت ہمیں عطا نہ ہُوا

ماہتابی نگاہ والوں سے
دل کے داغوں کا سامنا نہ ہُوا

http://www.muftbooks.blogspot.com/

آپ رسمِ جفا کے قائل ہوں
مَیں اسیرِ غمِ وفا نہ ہُوا

وہ شہنشہ نہیں بھکاری ہے
جو فقیروں کا آسرا نہ ہُوا

راہزنِ عقل، ہوش دیوانہ
عشق میں کوئی رہنما نہ ہُوا

ڈوبنے کا خیال تھا ساغر
ہائے ساحل پہ ناخُدا نہ ہُوا

---

http://www.muftbooks.blogspot.com/

○

بدنامیٔ حیات سے رنجور ہو گئے
اے یار! تیری بات سے رنجور ہو گئے

یزداں کے حادثات پہ ہم نے کیا یقیں
اپنی شکستِ ذات سے رنجور ہو گئے

مُرجھا کے رہ گئی غنچۂ دشنام کی بہار
فصلِ تکلفات سے رنجور ہو گئے

ہر رہگذر پہ چُور ہیں انسانیت کے پاؤں
شیشے کی کائنات سے رنجور ہو گئے

اپنوں نے زندگی میں ہراساں کیا ہے مجھے
غیروں کے التفات سے رنجور ہو گئے

ساغر! سکون دے گئی دل کی کسک ہمیں
اکثر خوشی کی بات سے رنجور ہو گئے

O

جفا و جور کی دُنیا سنوار دی ہم نے
زہے نصیب کہ ہنس کر گذار دی ہم نے

کلی کلی ہمیں حیرانیوں سے تکتی ہے
کہ پت جھڑوں میں صدائے بہار دی ہم نے

خیال یار کی رنگینیوں میں گُم ہو کر
جمال یار کی عظمت نکھار دی ہم نے

http://www.muftbooks.blogspot.com/

اسے نہ جیت سکے گا غمِ زمانہ اب
جو کائنات ترے در پہ ہار دی ہم نے

وُہ زندگی کہ جسے زندگی سے نسبت تھی
تمہاری زلفِ پریشاں پہ وار دی ہم نے

کچھ ایسا سرد ہُوا جذبۂ وفا ساغر
خود اپنی ذات کو مِنّتِ کشِ بہارِ دی ہم نے

---

http://www.muftbooks.blogspot.com/

○

[illegible] شراب و جام ہیں تُو جاگ تو سہی
الطاف خاص و عام ہیں تو جاگ تو سہی

ہیں اختیار شوق میں تاروں کی منزلیں
جھکے ہوئے مقام ہیں تُو جاگ تو سہی

کانٹے بھی ایک چیز ہیں تو دیکھ تو سہی
گُل بھی شرارہ فام ہیں تُو جاگ تو سہی

http://www.muftbooks.blogspot.com/

ان شب کی ظلمتوں میں کہیں آس پاس ہے
صبحوں کے اہتمام ہیں تو جاگ تو سہی

افسردگی گناہ کی ہمنشیں ہے ندیم
بے چینیاں حرام ہیں تو جاگ تو سہی

ساغرؔ! قریب تر ہے دیارِ مہ و نجوم
بس اور چند گام ہیں تو جاگ تو سہی

---

http://www.muftbooks.blogspot.com/

○

حادثے کیا کیا تمہاری بے رُخی سے ہو گئے
ساری دُنیا کیلئے ہم اجنبی سے ہو گئے

گردشِ دوراں زمانے کی نظر، آنکھوں کی نیند
کتنے دشمن ایک رسمِ دوستی سے ہو گئے

کچھ تمہارے گیسوؤں کی برہمی نے کر دیئے
کچھ اندھیرے میرے گھر میں روشنی سے ہو گئے

یُوں تو ہم آگاہ تھے صیّاد کی تدبیر سے
ہم اسیرِ دامِ گُل اپنی خوشی سے ہو گئے

بندہ پرور! کُھل گیا ہے آستانوں کا بھرم
آشنا کچھ لوگ رازِ بیخودی سے ہو گئے

ہر قدم ساغرؔ! نظر آنے لگی ہیں منزلیں
مرحلے کچھ طے مری آوارگی سے ہو گئے

تیرے دامن کی ہَوا مانگتے ہیں
ہم بھی جینے کی دُعا مانگتے ہیں

مطربو! کوئی اُچھوتا نغمہ
سازِ آہنگ و صدا مانگتے ہیں

بندہ پرور! کوئی خیرات نہیں
ہم وفاؤں کا صِلہ مانگتے ہیں

پھر پتنگوں میں خدائی جاگی
شعلۂ حشر نما مانگتے ہیں

صحنِ کعبہ کے پجاری پگلے
آستینوں میں خدا مانگتے ہیں

مے کدہ ہو کہ کلیسا، بابا!
ساری دُنیا کا بھلا مانگتے ہیں

ماہ و انجم کے بھرو کے ساغر
کس کے عارض کی ضیا مانگتے ہیں

○

جذبۂ سوزِ طلب کو بیکراں کرتے چلو
ذرّے ذرّے کو چراغِ کارواں کرتے چلو

چشمِ ساقی پر تبسّم مے کدہ بہکا ہوا
آؤ قسمت کو حریفِ کہکشاں کرتے چلو

جن سے زندہ ہو یقین و آگہی کی آبرو
عشق کی راہوں میں کچھ ایسے گماں کرتے چلو

http://www.muftbooks.blogspot.com/

زندگی کو لوگ کہتے ہیں برائے بندگی
زندگی کٹ جائے گی ذکرِ بتاں کرتے چلو

ہر نفس اے جینے والو! شغلِ پیمانہ رہے
بے خودی کو زندگی کا پاسباں کرتے چلو

طُور پر موقوف کیوں ہو ہر تجلی کی جھلک
ٹوٹے پھوٹے جو پڑے جلوہ فشاں کرتے چلو

چھیڑ کر ساغر کسی کے گیسوؤں کی داستاں
لالہ و گُل کو ذرا شعلہ زباں کرتے چلو

---

http://www.muftbooks.blogspot.com/

تڑپ کر سوزِ دل کو جلوہ ساماں کر لیا میں نے
بہت بے نور تھی دنیا چراغاں کر لیا میں نے

خدا رکھے یہ طرزِ جور باقی تم نہ شرماؤ
اب اپنی آرزوؤں کو پشیماں کر لیا میں نے

اُٹھا کر چوم لی ہیں چند مرجھائی ہوئی کلیاں
نہ تم آئے تو یوں جشنِ بہاراں کر لیا میں نے

کسی کے اک تبسم پہ اساسِ زندگی رکھ لی
شراروں کو نشیمن کا نگہباں کر لیا میں نے

ابھی تک بے کفن سی ہے مری وحشت کی عُریانی
یہ کس امید پہ گھر کو بیاباں کر لیا میں نے

کبھی ساغر بکف میں وجد میں آیا جو لہرا کر
تو اپنے ساتھ دُنیا کو بھی رقصاں کر لیا میں نے

قریبِ دار کٹا دن تو رات کانٹوں پہ
گزار دی ہے کسی نے حیات کانٹوں پر

تغیرات سے افزوں ہے ارتقا کا مزاج
ملا کلی کو چمن میں ثبات کانٹوں پر

بلا سے دامنِ ہستی جو تار تار ہُوا
مرے جنوں نے لگائی ہے گھات کانٹوں پر

http://www.muftbooks.blogspot.com/ http://www.muftbooks.blogspot.com/

چٹک رہے ہیں شگوفے تمہاری یادوں کے
سجی ہے شبنم و گل کی برات کانٹوں پر

یہ اور بات ہے پھولوں کا ذکر تھا ساغر
کہ اتفاق سے پہنچی ہے بات کانٹوں پر